

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 11 ستمبر 1959

لیلا چند تلجرام گجر و دیگر اراں

بنام

ملیپا تکارام بور گاوی و دیگر اراں

(ایس آر داس، چیف جسٹس، ایم ہدایت اللہ اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

قبضہ، دستبردار ہونا۔ تصدیق شدہ قابض قبضہ سے دستبردار ہے۔ اس طرح کی دستبرداری، اگر اور کب دوسرے قابض داراں کو پابند کر سکتا ہے۔ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 (بمبئی V، سال 1879)، دفعہ 74۔

جس مقدمے میں موجودہ اپیل اٹھائی گئی تھی وہ کچھ قبضہ شدہ زمینوں کے واپسی کے لیے تھی، جو دو بھائیوں، S اور A، کی ملکیت اور گروی رکھی گئی تھی، جو کہ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 کی دفعہ 74 کے تحت تصدیق شدہ قابض کے طور پر S کے نام پر کھڑی زمینوں کا کھاتہ تھا۔ رہن، جو کہ ایک سود بخش تھا، S اور A کے ذریعے 1888 میں اپیل گزاروں کے مفاد میں پیشروؤں کے حق میں عمل درآمد ہوئی تھی۔ 1900 میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 74 کے تحت دائر کردہ راضی نامہ کے ذریعے، S نے قبضے کی غیر مشروط سپردگی کی۔ اسی دن ایک قبولیت کی طرف سے راہنوں نے استدعا کی کہ انہیں رہن شدہ جائیداد میں قبضہ دیا جائے۔ راضی نامہ اور قبولیت دونوں معتمدانے عطا کیے تھے۔ راضی نامہ S کے ذریعے، تاہم، A کی جانب سے قبضہ ترک کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ S کی موت کے بعد، A نے معتمدانے کے پاس درخواست کی کہ وہ رہن داروں کے حق میں منتقلی کو منسوخ کرے اور رہن

شدہ جائیداد کو اس کے نام پر رجسٹر کرے۔ اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ S کے وارث، جو A کے وارث ہونے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں، واپسی کے لیے مقدمہ لے کر آئے۔ اپیل گزاروں کا دفاع یہ تھا کہ مدعی A کے وارث نہیں تھے اور پورے قبضے میں واپسی کا حق راضی نامہ نے ختم کر دیا تھا۔ اس کے بعد A کی جاگیر کے منتظمین کو مدعا علیہان کے طور پر شامل کیا گیا لیکن بعد میں انہیں شریک مدعیوں کے زمرے میں منتقل کر دیا گیا۔ نچلے عدالتیں اپیل گزاروں کے خلاف پائی گئیں۔ اس لیے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔ تعین کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا S کی طرف سے ہتھیار ڈالنا A کے حصص سمیت پورے قبضے کو ترک کرنے کے مترادف ہے۔

قرار پایا گیا کہ راضی نامہ کسی بھی طرح سے قبضے میں اے کے اپنے حصص کے حق کو متاثر نہیں کر سکتا اور اس کے حصص کے سلسلے میں واپسی کا حق اب بھی موجود ہے۔

بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 کی دفعہ 74 کے تحت، صحیح طور پر سمجھا گیا، تصدیق شدہ قابضوں کو کسی بھی اتھارٹی کی عدم موجودگی میں، کوئی موروثی یا آزاد حق نہیں تھا، جس کا اظہار یا مضمحل ہو، جس کی واضح طور پر استدعا کی جانی چاہیے اور سختی سے ثابت کیا جانا چاہیے، ترک کرنے کا نوٹس دینا تاکہ دوسرے قابضوں کے مفادات کو بھی متاثر کیا جاسکے۔ اگرچہ اس دفعہ نے کچھ حقوق عطا کیے اور تصدیق شدہ قابض پر کچھ ذمہ داریاں عائد کیں، لیکن اس کا مقصد دوسرے قابضوں کے حقوق چھیننا نہیں تھا۔

لال چند سخارام مارواڑی بنام کھنڈ و کیڈ و اگباڈے، 22 بمبئی ایل آر 1431، حوالہ دیا گیا۔

مزید قرار پایا گیا کہ اگرچہ رہن شدہ جائیداد کو اس کے نام سے رجسٹر کرنے کے لیے اے کی درخواست ناکام ہو گئی تھی، لیکن اس پر قبضہ مخالفانہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ راہنوں کی ملکیت کا اصل سود پر مبنی رہن میں جائز تھا۔ نہ ہی منفی حق کا محض دعویٰ واپسی کی موجودہ مساوات کو متاثر کر سکتا ہے یا مقدمے کے لیے مقررہ مدت کی حد کو کم کر سکتا ہے۔

کھیراجمل بنام دیام، آئی۔ ایل۔ آر۔ 32 کلکتہ 296، حوالہ دیا گیا۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 24، سال 1955۔

1942 کی دوسری اپیل نمبر 754 میں مذکورہ عدالت عالیہ کے 3 اگست 1944 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والے لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 22، سال 1945 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 11 مارچ 1949 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایم۔ ایس۔ کے۔ شاستری، اپیل گزاروں کے لیے۔

نونیت لال، جواب دہندگان کے لیے۔

11.1959 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ داس چیف جسٹس نے سنایا۔

داس چیف جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل اصل مقدمہ نمبر 582، سال 1937 سے سامنے آئی ہے جو چیکوڈی کے ماتحت حج کی عدالت میں تکارم شیدا پابور گاوی عرف تیلی (متوفی ہونے کے بعد سے) اور اس کے بیٹے ملپا تکارم پور گاوی عرف تیلی (یہاں پہلے جواب دہندہ) نے اپیل گزاروں کے خلاف کچھ رہن شدہ جائیداد اور اس پر قبضے کے معاوضے کے لیے دائر کی تھی۔ رہن شدہ جائیداد آر ایس نمبر 301 پر مشتمل ہے، جو دیو استھان انعام زمین ہے، جس پر نندیپ کے لیے تیل کی فراہمی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، یعنی نیپانی گاؤں میں شری تھولا بادیوتا کے سامنے ہمیشہ چراغ جلتا رہتا ہے۔ مذکورہ جائیداد اصل میں دو بھائیوں شندپا اور اناپا کی تھی۔ زمین کا کھاتہ، تاہم، بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 (بمبئی ایکٹ V، سال 1879) کی دفعہ 74 کے تحت تصدیق شدہ قابض کے طور پر شندپا کے نام پر کھڑا تھا۔

ہمارے موجودہ مقصد کے لیے موجود حقائق اب بیان کیے جاسکتے ہیں۔ 23 جنوری 1888 کو، شندپا اور اناپا نے لال چند بھون چند گجر اور تلجرام بھون چند گجر کے حق میں 1,300 روپے کے سود شدہ رہن (نمائش D-51) پر عمل درآمد کیا، جو پچھلے رہن کے تحت واجب الادا 1,100 روپے سے بنا تھا اور اس وقت 200 روپے نقد میں پیش کیے گئے تھے۔ اس دستاویز میں کہا گیا تھا کہ رہن کی رقم تین سال کی مدت کے اندر ادا کر دی جائے گی اور یہ کہ رہن جوڈی کو ادا کریں گے اور نندیپ

کے اخراجات برداشت کریں گے اور یہ کہ راہنوں کی مذکورہ اخراجات کو پورا کرنے میں ناکامی پر، راہن رکھنے والے مذکورہ اخراجات برداشت کریں گے اور راہن پر اپنے دعوے میں اسی کا اضافہ کریں گے۔ 10 مارچ 1900 کو شدیپا نے اکیلے ہی ان ہی راہن داروں کے حق میں 600 روپے میں ایک سادہ راہن (نمائش D-52) پر عمل درآمد کیا۔ اس سادہ راہن کے لیے غور کا ایک حصہ دونوں بھائیوں کی طرف سے ان دونوں کے ذریعے انجام دیے گئے بانڈز پر ادھار لی گئی رقم پر مشتمل تھا۔ یہ سادہ راہن دستاویز فراہم کرتا ہے کہ راہن دار نندیپ کے اخراجات برداشت کریں گے اور اسے راہن کھاتے میں راہن داروں کو ڈیبٹ کریں گے۔ 22 مارچ 1900 کو، اندراج کے لیے سادہ راہن دستاویز پیش کیے جانے سے پہلے، شدیپا، جو تصدیق شدہ قابض تھا، نے بمبئی ریونیو کوڈ کی دفعہ 74 کے تحت راضی نامہ دیا جس میں اس وقت کے موجودہ سال کے آخر سے آرائیں نمبر 307 کے مذکورہ بالا کھاتہ کا غیر مشروط سپردگی جمع کرانے کی اپنی خواہش درج کی گئی تھی۔ اسی دن، ایک قبولیت کی طرف سے راہنوں نے استدعا کی کہ انہیں راہن شدہ جائیداد میں قبضہ دیا جائے۔ راضی نامہ اور قبولیت دونوں کو 5 مئی 1900 کو معتمد نے منظور کیا تھا۔ شدیپا کی موت کے بعد، 1905 میں اناپا نے معتمد کے پاس درخواست دائر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ راہن شدہ جائیداد یواستھن انعام ہے اور راہن داروں کے حق میں منتقلی کی منسوخی اور راہن شدہ جائیداد کو اس کے نام پر رکھنے کی دعا کی۔ اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ 1907 میں شدیپا کے بیٹے تکارم (بیہاں کا اصل پہلا مدعی) اور شدیپا کے بھائی اناپا نے دکن ایگریکلچرل سٹریٹ ایکٹ کے تحت لیے جانے والے کھاتوں کے لیے راہن داروں کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ وہ مقدمہ خارج ہونے کے بعد، انہوں نے بیلاگام کی ضلعی عدالت میں اپیل کی، لیکن اس اپیل کو 15 مارچ 1909 کو مسترد کر دیا گیا۔ اناپا نے دوبارہ زمینوں کو اپنے قبضے میں رکھنے کے لیے درخواست دی، لیکن اس درخواست کو بھی 4 اگست 1910 کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد 1911 میں شدیپا کے بالترتیب بھائی اور بیٹے اناپا اور تکارم نے اسی دکن ایگریکلچرل سٹریٹ ایکٹ کے تحت سی ایس نمبر 362، سال 1911 دائر کیا۔ اس مقدمے کو بھی خارج کر دیا گیا اور اس کی اپیل کو 17 مارچ 1914 کو بھی ایسا ہی انجام ہوا۔ 1922 میں اناپا کا بغیر کسی دشواری کے انتقال ہو گیا۔ راہن لال چند بغیر کسی محصولات کے فوت ہو گیا اور راہن تلجرام مر گیا اور اس نے لیلا چند تلجرام نامی ایک بیٹا چھوڑا جو راہن کی تمام ضمانتوں کا حقدار بن گیا۔ یکم نومبر 1937 کو، توکارم اور اس کے بیٹے گنپت نے یہ الزام لگاتے ہوئے کہ وہ شدیپا اور اناپا دونوں کے قانونی نمائندے ہیں، اصل مقدمہ نمبر

586، سال 1937ء دائر کیا، جس میں سے یہ اپیل اپیل گزار لیا چند اور اس کے تین بیٹوں کے خلاف رہن کی تلافی کے لیے اٹھتی ہے۔ تحریری بیان میں مدعا علیہان-اپیل گزاروں نے استدعا کی کہ متوفی شدہ پیمانے گروی رکھی ہوئی جائیداد کو گروی رکھنے والوں کو فروخت کرنے کے بعد، واپسی کی مساوات ختم ہوگئی اور چونکہ صرف شدہ پیمانے ہی تصدیق شدہ قابض تھا، ان کے ذریعہ دیا گیا راضی نامہ درست تھا اور انا پاپر پابند تھا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ مدعی متوفی انا پاپا کے وارث نہیں تھے، کیونکہ مؤخر الذکر رہن شدہ جائیدادوں میں اپنے مفادات کو دیگر اراں کو منتقل کرنے کے بعد مر گیا تھا۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انا پاپا کی موت 1922 میں اس وقت ہوئی جب انہوں نے اپنی آخری وصیت اور عہد نامہ شائع کیا جس میں گروی رکھی ہوئی جائیدادوں میں اپنی دلچسپی کسی کرشنا کلپا کو دی گئی تھی، کہ کرشنا کلپا نے انا پاپا کی جائیداد کے سلسلے میں جانشینی کے لیے درخواست دی تھی اور یہ کہ نکارم کی مخالفت کے باوجود، منسلک وصیت کی ایک نقل کے ساتھ درخواست جانشینی کرشنا کلپا کو دی گئی تھی۔ کرشنا کلپا کی موت کے بعد، ان کے چار بیٹوں کو اس مقدمے میں فریق مدعا علیہان کے طور پر شامل کیا گیا اور پھر ان کی اپنی درخواست پر انہیں مدعی کے زمرے میں منتقل کر دیا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ شدہ پیمانے کے ذریعے عمل درآمد کئے گئے راضی نامہ نے رہن شدہ جائیداد میں رہن داروں کے حق کو ختم نہیں کیا، کہ مدعی کا شکار تھے، کہ وہ سادہ رہن کے تحت بھی رقم ادا کرنے کے پابند تھے اور حساب لینے پر رہن نے خود کو چھڑایا تھا۔ اس کے مطابق، ٹرائل کورٹ نے قبضہ کے لیے ایک ڈگری جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ دونوں رہن مطمئن ہو چکے ہیں۔ راہنوں، مدعا علیہان 1 سے 4، نے باقاعدہ دیوانی اپیل نمبر 322، سال 1940 میں ضلعی عدالت بیلاگام میں اپیل کی۔ ضلعی عدالت نے فیصلہ دیا کہ راضی نامہ کے ذریعے، شدہ پیمانے جائیداد متداعو یہ کا حق رہن داروں تک پہنچانے کا ارادہ کیا تھا اور اس لیے شدہ پیمانے کے وارث، مدعی 1 اور 2، جائیداد متداعو یہ میں شدہ پیمانے کے آدھے حصے کے واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ جہاں تک انا پاپا کے حصص کا تعلق ہے، جج نے فیصلہ دیا کہ راضی نامہ کا انا پاپا کے سود کو رہن داروں کو منتقل کرنے کا اثر نہیں تھا اور چونکہ رہن موجود تھے، مدعا علیہان قبضہ مخالفانہ سے حق حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس نظریے میں انہوں نے جزوی طور پر اپیل کی اجازت دی جس کے نتیجے میں جہاں تک مدعی 1 اور 2 کے دعووں کا تعلق ہے، مقدمہ خارج کر دیا گیا لیکن مدعی 3 سے 6 کے دعووں کو انا پاپا کے قانونی نمائندوں کے طور

پر برقرار رکھا گیا اور انہیں اجازت دی گئی کہ وہ اناپا کا آدھا حصہ اور رہن کی جائیداد میں دور رہن کے تحت واجب الادا رقم کا آدھا حصہ ادا کریں۔ رہن دار مدعا علیہان 1 سے 4 نے ڈگری نامے کے اس حصے کے خلاف دوسری اپیل نمبر 754، سال حصص 942 میں عدالت عالیہ میں اپیل کی جس نے اناپا کے حصے پر ان کے دعوے کو مسترد کر دیا اور مدعیوں 1 اور 2 نے بھی دوسرا اپیل نمبر 1011، سال 1942 دائر کیا۔ دونوں اپیلوں کو ویسٹن، جسٹس کے مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔ حج نے فیصلہ دیا کہ، جہاں تک شدیپا کے حصص کا تعلق ہے، راضی نامہ اس کے مفاد کا مکمل ترک کرنا تھا، لیکن جہاں تک اناپا کے حصص کا تعلق ہے، وہ ڈسٹرکٹ جج کے اس نتیجہ سے متفق تھے کہ شدیپا راضی نامہ کے ذریعے اناپا کے حصص کو پابند نہیں کر سکتے اور اس معاملے کے پیش نظر انہوں نے دونوں اپیلوں کو مسترد کر دیا۔ اس ڈگری خلاف دونوں فریقوں نے لیٹرز پیٹنٹ اپیلوں کو ترجیح دی، یعنی ایل پی اے نمبر 22، سال 1945 جو مدعا علیہان 1 سے 4 اور ایل پی اے نمبر 16، سال 1945 کے ذریعے دائر کی گئی تھی جو مدعی 1 اور 2 کے ذریعے دائر کی گئی تھی۔ ڈویژن بنچ نے دونوں اپیلیں مسترد کر دیں۔ موجودہ مدعی نمبر 1، تکارم کاپیٹا (شدیپا کا متوفی بیٹا جو اصل مدعی نمبر 1 تھا) اس عدالت میں نہیں آیا ہے اور اس لیے جہاں تک اس کا تعلق ہے، ڈویژن بنچ کا فیصلہ حتمی ہو گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا، رہن دار۔ مدعا علیہان 1 سے 4 نے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کے لیے اس عدالت میں درخواست دی اور اپیل کرنے کی خاص اجازت حاصل کی جہاں تک کہ اس نے رہن شدہ جائیداد میں اناپا کے آدھے حصے پر ان کے دعووں کے مسترد ہونے کو برقرار رکھا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔ مدعی۔ مدعا علیہان، جو اناپا کے قانونی نمائندے ہیں اور جن کے خلاف موجودہ اپیل کی ہدایت کی گئی ہے، اس اپیل میں پیش نہیں ہوئے ہیں۔

اپیل کی حمایت میں پیش ہونے والے فاضل وکیل نے زور دیا کہ راضی نامہ اور قبولیت نے مل کر رہن داروں سے رہن داروں کو لقب کی منتقلی کا ثبوت دیا اور اس لیے نہ صرف شدیپا بلکہ اناپا کی بھی واپسی کی برابری کو ختم کرنے کے لیے کام کیا، کیونکہ ریکارڈ پر کافی ثبوت موجود ہیں کہ شدیپا مشترکہ خاندان کا مینیجر اور کرتا تھا اور یہ کہ راضی نامہ پاس کرنے کے معاملے میں اس نے اس صلاحیت میں

کام کیا تھا اور اس لیے راضی نامہ اپنے بھائی اناپا پر پابند تھا۔ جیسا کہ ڈویژن منیجر نے لیٹر ز پیٹنٹ اپیل میں اپنے فیصلے میں نشاندہی کی تھی، شدیپا کے کرتا کے طور پر کام کرنے کا یہ معاملہ مدعا علیہان نے اپنے تحریری بیان میں کہیں نہیں کیا تھا اور عدالت عالیہ سے قرارداد ہوئے، ہم نے اپیل گزاروں کے لیے اس طرح کا نیا مقدمہ بنانے کے لیے فاضل وکیل کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ یہ مقدمہ اس طرح راستے سے ہٹ کر ہونے کی وجہ سے، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل زور دیتے ہیں کہ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 74 کے تحت، چونکہ شدیپا تصدیق شدہ قابض تھا، اس لیے اس کی طرف سے دائر کردہ راضی نامہ پورے قبضے پر چل رہا تھا اور دونوں بھائیوں شدیپا اور اناپا کے حقوق کو ترک کرنے کے مترادف تھا۔ بمبئی لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ 74، جیسا کہ یہ ہر مادی وقت پر موجود تھی، مندرجہ ذیل تھی:-

"کوئی قابض، معتمدار یا محکمہ کاری کو تحریری نوٹس دے کر، اپنا قبضہ مکمل طور پر یا کسی مخصوص شخص کے حق میں چھوڑ سکتا ہے؛ بشرطیکہ اس طرح کی دستبرداری پورے قبضے یا پورے سروے نمبروں، یا سروے نمبروں کے تسلیم شدہ حصص پر لاگو ہوتا ہے۔"

ایک مکمل دستبرداری موجودہ سال کے اختتام سے نافذ العمل سمجھا جائے گا، اور اس کا نوٹس ایسے سال میں 31 مارچ سے پہلے، یا ایسی دوسری تاریخ سے پہلے دیا جانا چاہیے جو گورنر کے ذریعے وقتاً فوقتاً ہر ضلع کے لیے اس سلسلے میں مقرر کیا جائے۔

کسی مخصوص شخص کے حق میں دستبرداری کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔

جب ایک سے زیادہ قابض ہوں، تو ترک کرنے کا نوٹس تصدیق شدہ قابض کو دینا چاہیے؛ اور وہ شخص، اگر کوئی ہے، جس کے حق میں قبضہ ترک کیا گیا ہے، یا، اگر ایسا قبضہ ایک سے زیادہ افراد کے حق میں ترک کیا گیا ہے، تو ایسے افراد کے پرنسپل کو تصدیق شدہ قابض بننے کے لیے تحریری قرارداد کرنا چاہیے، اور اس کے بعد اس کا نام پچھلے تصدیق شدہ قابض کے ریکارڈ میں تبدیل کیا جائے گا۔

اس دفعہ کے اختتامی پیرا گراف پر انحصار کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جب ایک سے زیادہ افراد کے حق میں چھوٹ دی جاتی ہے تو ایسے افراد میں سے پہلے کو تصدیق شدہ قابض بننے کے لیے

تحریری قرارداد کرنا ہو گا اور اس کے بعد اس کا نام پچھلے تصدیق شدہ قابض کے ریکارڈ میں تبدیل کیا جائے گا۔ یہ توضیح، کہا جاتا ہے، واضح کرتی ہے کہ جہاں تک ریونیو حکام کا تعلق ہے، یہ تصدیق شدہ قابض ہے جو پورے قبضے کی نمائندگی کرتا ہے اور یہ حقیقت کہ دفعہ کے تحت، دستبرداری کرنے کا نوٹس تصدیق شدہ قابض کے ذریعے دیا جانا چاہیے، اس دلیل کی بھی حمایت کرتا ہے کہ نوٹس تصدیق شدہ قابض کے ذریعے منظور کردہ راضی نامہ تمام قابضوں کو پابند کرتا ہے۔ ہم اس دلیل کو درست تسلیم کرنے سے قاصر ہیں۔ دفعہ کا اختتامی پیرا گراف واضح طور پر تسلیم کرتا ہے کہ دستبرداری ایک سے زیادہ افراد کے حق میں ہو سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ایسے افراد میں سے پر نسیل کو تصدیق شدہ قابض بننے کے لیے تحریری قرارداد کرنا ہو گا۔ یہ ضابطہ اخلاق کے مقصد کو آسان بنانے کے لیے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرے افراد جن کے حق میں قبضہ ترک کیا گیا ہے انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ یہ کہ قابضوں کے طور پر ان کا حق باقی ہے، دفعہ کے ابتدائی پیرا گراف سے واضح طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جو اسی دیتا ہے۔ مکمل طور پر یا کسی مخصوص شخص کے حق میں اپنا قبضہ ترک کرنے کا حق۔ یہ حق تمام قابضوں کو دیا جاتا ہے، اگر ایک سے زیادہ ہیں، کیونکہ واحد میں جمع بھی شامل ہے۔ یہ سچ ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ قابض ہیں، وہاں کسی بھی قابض کی جانب سے دستبرداری کا نوٹس تصدیق شدہ قابض کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی مخصوص استدعا اور ٹھوس ثبوت کی عدم موجودگی میں، تصدیق شدہ قابض کی طرف سے دیا گیا دستبرداری کا نوٹس لازمی طور پر تمام قابضوں یا تصدیق شدہ قابض کے علاوہ کسی اور خاص قابض کی طرف سے نوٹس ہونا چاہیے، یا یہ کہ تصدیق شدہ قابض کو دوسرے قابضوں کے حوالے کے بغیر ایسا نوٹس دینے کا حق ہے تاکہ قبضے میں ان کے مفاد کو متاثر کیا جاسکے۔ راضی نامہ کی طرف رخ کرتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ شدہ پانے انا پنا کی طرف سے فائل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اسے ایسا کرنے کا کوئی حق تھا؛ صرف اس وجہ سے کہ وہ تصدیق شدہ قابض تھا۔ لال چند سخارام مارواڑی بنام کھنڈو کھنڈو وگاڑے (1) میں چار بھائی راہنوں میں سے ایک، جو رہن شدہ زمین کا تصدیق شدہ قابض تھا، نے راہن کے حق میں زمین کا راضی نامہ منظور کیا، جس نے اسی کے لیے قبولیت انجام دی۔ باقی تین راہنوں نے راہن کو چھڑانے کے لیے مقدمہ دائر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کے بھائی کی طرف سے گزارا گیا راضی نامہ

صرف اس کی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ اگرچہ منتقل کرنے والا بھائی مدعیوں کے ساتھ شریک رہن والا تھا، لیکن اسے واپسی کی مساوات میں ان کے سود کو فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا اور جہاں تک ان کا تعلق ہے، وہ ایک بیرونی شخص کی طرح ہی حیثیت میں تھا۔ یہ سچ ہے کہ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کے دفعہ 74 کے فیصلے میں کوئی خاص حوالہ نہیں دیا گیا تھا، لیکن اس معاملے میں اصل فیصلہ، جس کے حقائق فوری کیس سے بہت ملتے جلتے ہیں، بالکل واضح طور پر ان حقائق پر لاگو قانون کے بارے میں عدالت کی سمجھ کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ قانونی ضابطے کے دفعہ 74 کی توضیحات کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہماری رائے میں، دفعہ 74 کی درست تشریح پر، جہاں ایک ہی قبضے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ قابض ہیں، ہر قابض کے اپنے حقوق ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے تصدیق شدہ قابض کے طور پر اندراج کی حقیقت ضابطے کے عمل کو راغب کرتی ہے اور کچھ حقوق عطا کرتی ہے یا تصدیق شدہ قابض پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتی ہے جیسا کہ ضابطے میں بیان کیا گیا ہے لیکن دوسرے قابضوں کے حقوق نہیں چھینتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر تصدیق شدہ قابض کے علاوہ کوئی اور قابض اپنا قبضہ چھوڑنا چاہتا ہے، تو وہ خود دستبرداری کا نوٹس نہیں دے سکتا بلکہ اسے تصدیق شدہ قابض کے بذریعے دینا چاہیے۔ اس کے باوجود تصدیق شدہ قابض، کسی بھی اتھارٹی کی عدم موجودگی میں، واضح طور پر استدعا کرنے اور سختی سے ثابت ہونے کے لیے، اس طرح کا کوئی نوٹس دینے کا کوئی موروثی یا آزاد حق نہیں ہے تاکہ دوسرے قابضوں کے مفادات کو متاثر کیا جا سکے۔ ہماری رائے میں شدید پاپا کے ذریعے منظور کردہ راضی نامہ نے اناپا کے حق کو متاثر نہیں کیا اور اس کی واپسی کی مساوات ہر مادی وقت پر برقرار رہی۔ ہمارے فیصلے میں لیٹرز پیٹنٹ ایبلز میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کا نتیجہ درست تھا اور ہمارے سامنے جو بنیادی دلیل پیش کی گئی تھی اسے مسترد کیا جانا چاہیے۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اناپا کی جائیداد میں دلچسپی کم از کم 1905 سے رہن داروں کے ذریعے استعمال کیے گئے قبضہ مخالفانہ کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی جب اناپا کا اپنے نام پر رہن شدہ جائیداد کا اندراج کرنے کا دعویٰ ناکام ہو گیا تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رہن سود پر مبنی رہن کے مطابق جائیداد کے قبضے میں آئے تھے۔ اس لیے ان کی ملکیت کا اصل جائز

تھا۔ اپیل گزاروں کی طرف سے کسی منفی حق کا محض دعویٰ رہن دہندگان کے واپسی کی موجودہ مساوات کو متاثر نہیں کر سکتا یا واپسی کے مقدمے کے لیے مقرر کردہ حد کی مدت کو کم کرنے کے لیے کام نہیں کر سکتا۔ کھیراجمل بنام ڈیم (1) میں عدالتی کمیٹی کے مشاہدے کے پیش نظر، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے حد بندی کے نقطہ پر مزید سنجیدگی سے زور نہیں دیا۔

اس اپیل میں ہمارے سامنے کسی اور نکتے پر زور نہیں دیا گیا ہے، اپیل، اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، مسترد کی جانی چاہیے۔ چونکہ جواب دہندگان پیش نہیں ہوئے، اس لیے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔